حصولِ علم اور شوقِ مطالعہ کے حیرت انگیز واقعات

بزرگانِ دین کا شوقِ مطالعہ

مصنف: مفتی محمد قاسم قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

حصولِ علم اور شوقِ مطالعہ کے حیرت انگیز واقعات

بزرگانِ دین

کا

شوقِ مطالعہ

از: مفتی محمد قاسم قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

مکتبہ علمی دنیا

نام کتاب: بزرگانِ دین کا شوقِ مطالعہ۔

مصنف: مفتی **محمد قاسم** قادری دامت برکاتہم العالیہ۔

ناشر: مکتبہ علمی دنیا، کراچی۔

اشاعت: بارِ اوّل، ستمبر 2020

تعداد : 1000

ہدیہ :

رسالہ ملنے کا پتہ

یہ رسالہ فروخت کرنے کے اختیارات ٹیم علمی دنیا کی جانب سے مکتبہ حسان، فیضان مدینہ کراچی کے **محمد عادل** بھائی کو دیئے گئے ہیں، دینی مکتبوں کے مالکان اسے ہول سیل ریٹ پر حاصل کرنے کے لیے اس نمبر 03312476512 پر رابطہ کریں۔ نیز یہ رسالہ ہماری ویب سائٹ www.ilmidunya.net سے مفت ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔

مکتبہ علمی دنیا

www.ilmidunya.net

فہرست

حرفِ ابتداء

مطالعہ کا معنی ہے غور اور توجہ سے کسی چیز کو اس غرض سے دیکھنا کہ اس سے واقفیت پیدا ہو جائے جبکہ عام طور پر کتاب پڑھنے کو مطالعہ کہا جاتا ہے۔ علم انسان کی بنیادی ضرورت ہے جسے پورا کرنے کا اہم ترین ذریعہ "مطالعہ" ہے۔ یہ مطالعہ ہی کا انمول ترین فائدہ ہے کہ اس سے انسان حصولِ علم کی طرف مائل ہوتا، اپنی معلومات کو وسعت دیتا، ایک نئی فکر اور سوچ لیتا، فکر و نظر کا زاویہ وسیع تر کرتا، اپنی ذات کو پہچانتا، معاشرے میں بسنے والوں کو سمجھنے میں مدد پاتا، اپنے اندر اچھائی برائی کی پہچان پیدا کرتا اور کائنات کے پوشیدہ راز دریافت کرتا ہے۔ دنیا میں جتنے بھی بڑے علماء اور بزرگانِ دین گزرے ہیں، مطالعہ ان کی زندگی کا اہم اور لازمی جز تھا۔ اس رسالے میں **مفتی محمد قاسم** قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہْ نے شوقِ مطالعہ سے متعلق بزرگانِ دین کے حیرت انگیز واقعات جمع فرمائے ہیں جنہیں پڑھنا ہمارے اندر بھی شوقِ مطالعہ بیدار کر سکتا ہے۔ **"مکتبہ علمی دنیا"** درجِ ذیل کام کروانے کے بعد اسے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

(1) کمپوزنگ کروانے کے بعد جدید انداز میں فارمیشن کی۔

(2) بعض مقامات پر حوالہ جات میں اضافہ کیا۔

(3) تخریج کو صفحے کے نیچے جداگانہ لکھا۔

آپ کی دعاؤں اور نیک تمناؤں کی طلبگار:

ٹیم علمی دنیا

www.ilmidunya.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بزرگانِ دین شوق مطالعہ

علم کا شوق ایک ایسی چیز ہے کہ علم کی کٹھن راہ اسی سواری پر سوار ہو کر طے کی جا سکتی ہے اور میدانِ علم میں جس قدر تیز رفتار یہ سواری ہے اور کوئی نہیں۔ اس پر جو بھی سوار ہوا اس نے اپنی منزل کو پا لیا۔ ذیل میں چند واقعات ذکر کیے جاتے ہیں تا کہ معلوم ہو کہ جن لوگوں کے دلوں میں علم کا شوق تھا ان کا طریقہ کار کیا ہوتا تھا اور یہ شوق کیسے ان کو علم کی طلب میں مشغول رکھتا تھا۔

وقت کی قدر:

علم عروض کے موجد اور علم نحو کے مشہور امام خلیل بن احمد فرماتے تھے:

"اَثْقَلُ السَّاعَاتِ عَلَیَّ سَاعَۃ اٰکُلُ فِیْھَا" ترجمہ: یعنی وہ ساعتیں مجھ پر بڑی گراں گزرتی ہیں جن میں میں کھانا کھاتا ہوں۔[1]

راہ چلتے مطالعہ:

علامہ ذہبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے خطیب بغدادی کے متعلق لکھا ہے کہ وہ راہ چلتے بھی مطالعہ کرتے تھے تا کہ آنے جانے کا وقت ضائع نہ ہو۔[2]

حافظ ابن رجب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے "ذیل طبقات حنابلہ" میں ابو الوفاء بن

---

1 ..... الحث علی طلب العلم والاجتہاد فی جمعه، للعسکری، ص87۔

2 ..... تذکرۃ الحفاظ، ج3، ص114۔

عقیل کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ فرماتے تھے:

”میں کھانے کے وقت کو مختصر کرنے کی بہت کوشش کرتا ہوں، اکثر روٹی کے بجائے چورہ پانی میں بھگو کر استعمال کرتا ہوں کیونکہ روٹی اور چورہ کے استعمال میں کافی فرق ہے؛ روٹی کھانے میں کافی وقت لگ جاتا ہے جبکہ چورہ کے استعمال سے مطالعہ وغیرہ کے لئے کافی وقت بچ جاتا ہے۔“[1]

حالتِ نزع میں حصولِ علم:

مشہور اسلامی ریاضی دان ”البیرونی“ کے نام سے کون ناواقف ہو گا۔ لکھا ہے کہ ان کا ہاتھ کسی قلم سے اور ان کا دل کبھی فکرِ علم سے فارغ نہ ہوتا۔ ان کی وفات کے وقت کا وہ واقعہ پڑھئے جو علامہ یاقوت حموی نے لکھا ہے اور دیکھئے کہ کتنی تڑپ تھی ان کے دل میں علم کی۔

”ابو الحسن علی بن عیسیٰ ان کی وفات کے وقت حاضر خدمت ہوئے۔ اس وقت ان پر نزع کی حالت طاری تھی، تکلیف کی شدت تھی، طبیعت میں گھٹن تھی، زندگی کی اٹھہتر (78) منزلیں طے کرنے والے علم کے اس شیدائی نے اسی حال میں ان سے دریافت کیا: تم نے ایک روز نانیوں کی میراث کا مسئلہ مجھ کس طرح بتایا تھا؟ علی بن عیسیٰ نے کہا: کیا تکلیف کی اس شدت میں بھی بتاؤں؟ البیرونی نے جواب دیا اور ایسا جواب دیا جو

---

1 ..... ذیل طبقات الحنابلہ، جلد1، صفحہ325۔

صرف علم کا سچا عاشق ہی دے سکتا ہے۔ فرمایا: دنیا سے اس مسئلہ کا علم لے کر میں رخصت ہوں کیا یہ اس سے بہتر نہیں کہ میں اس سے جاہل ہو کر اس دارِ فانی سے کوچ کروں۔ چنانچہ نزع کی اس کیفیت میں علی نے وہ مسئلہ ان کے سامنے دہرایا اور البیرونی نے یاد کر لیا۔ علی بن عیسیٰ کا بیان ہے کہ رخصت ہو کر ابھی میں راستے ہی میں تھا کہ گھر میں آہ وبکا کی آواز نے مجھے ان کی وفات کی اطلاع دی۔"[1]

امام ابو یوسف عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کا علمی شوق:

ابراہیم بن الجراح امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بیماری کی اطلاع سن کر عیادت کی غرض سے گئے تو امام پر نیم بیہوشی طاری تھی، کچھ طبیعت سنبھلی تو فرمانے لگے:

"ابراہیم! اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟ ابراہیم کہنے لگے: حضرت! اس حال میں بھی مسائل کی بحث؟ فرمانے لگے: کیا حرج ہے؟ ممکن ہے اسی سے کسی کی نجات ہو جائے۔ پھر مسئلہ پوچھا کہ رمی جمار (حج کے موقع پر جمرات کو کنکریاں مارنا) ماشیاً (پیدل) افضل ہے یا راکباً (سوار ہونے کی حالت میں)؟ ابراہیم نے کہا: ماشیاً (پیدل)۔ فرمایا: غلط۔ عرض کی: راکباً (سوار ہو کر)، ارشاد ہوا: غلط۔ کہنے لگے: آپ ہی بتا دیں۔ فرمایا: جس رمی کے بعد دعا کے لیے

---

[1] ..... معجم الادباء، جلد17، ص181۔

وقوف ہو، وہ ماشیاً (پیدل) ورنہ راکباً (سوار) افضل ہے۔“

ابراہیم رخصت لے کر ابھی دروازہ سے ہی گزر رہے تھے کہ حالتِ نزع میں علمی مسئلہ پر بحث کرنے والے یہ عظیم انسان وہاں چلے گئے جہاں سب گئے، سب کو جانا ہے۔[1]

ایک رات میں ایک ہزار مسائل کا استنباط:

ایک مرتبہ امام محمد رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ امام شافعی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے ہاں رات کو ٹھہرے۔ امام شافعی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ تو رات بھر نفلیں پڑھتے رہے جبکہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ ساری رات لیٹے رہے۔ امام شافعی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کو یہ بات بڑی عجیب معلوم ہوئی، نمازِ فجر میں وضو کے لئے پانی لایا گیا تو امام محمد رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے اس پانی سے وضو کئے بغیر نماز پڑھی۔ امام شافعی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کو مزید تعجب ہوا، پوچھنے پر فرمایا:

”آپ نے تو ذاتی نفع کے پیشِ نظر رات بھر عبادت کی تاہم میں پوری امت کے لیے جاگتا رہا اور کتاب اللہ سے ایک ہزار سے کچھ اوپر مسائل نکالے۔“

امام شافعی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں یہ سن کر میں اپنی شبِ بیداری بھول گیا کہ عبادت کرتے ہوئے جاگنا اتنا دشوار نہیں جتنا لیٹ کر جاگنا۔[2]

---

1 ..... الجواھر المضیئۃ، جلد1، صفحہ76۔

2 ..... حدائق الحنفیہ، جلد2، صفحہ159۔

حصول علم کے شوق کی انتہاء:

اللہ جل شانہ نے امام شافعی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو علم کی غیر معمولی محبت نصیب فرمائی تھی، ان سے پوچھا گیا: علم کے ساتھ آپ کی محبت کیسی ہے؟ فرمانے لگے:

"جب کوئی نئی بات کان میں پڑتی ہے تو میرے جسم کا ہر ہر عضو اس کے سننے سے محظوظ (یعنی لطف اندوز) ہوا چاہتا ہے۔ پھر دریافت کیا گیا: علم کے لئے آپ کی حرص کتنی ہے؟ فرمانے لگے: سخت بخیل آدمی کو جتنی مال کی حرص ہوتی ہے۔ پوچھا گیا: علم کی طلب میں آپ کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟ فرمایا، گمشدہ اکلوتے بیٹے کی ماں کی اپنے بیٹے کی طلب میں جو کیفیت ہوتی ہے۔"[1]

ابن جریر عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کا شوقِ علم:

علامہ ابن جریر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے حصولِ علم کے شوق کا یہ عالم تھا کہ عین وفات کے وقت کسی نے کوئی دعا سنائی تو قلم دوات منگوا کر اس سے لکھوانا چاہا۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا: حضور! کیا اس حال میں؟ فرمانے لگے:

"انسان کو چاہیے کہ مرتے دم تک علم حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہے۔"[2]

---

1 ..... توالی التاسیس، صفحہ 105۔

2 ..... کنوز الاجداد، صفحہ 123۔

ابن عقیل کا علمی شوق:

ابن عقیل چھٹی صدی کے مشہور عالم اور حنابلہ کے ائمہ میں سے ہیں اللہ جل شانہ نے ان کو وقت کی قدر و قیمت کا احساس اور علم و مطالعہ کا غیر معمولی شوق عطا فرمایا تھا۔ خود اپنے بارے میں فرماتے ہیں:

"میں نے زندگی کا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا، یہاں تک کہ جب علمی بحث کرتے کرتے میری زبان تھک جائے اور مطالعہ کرتے کرتے آنکھیں جواب دینے لگیں تو میں لیٹ کر مسائل سوچنے لگ جاتا ہوں، بیس سال کی عمر میں علم کے شوق کا جو جذبہ میرے اندر تھا یہ جذبہ اس وقت کچھ زیادہ ہی ہے جب کہ اب میں اسی (80) سال کا ہوں۔ میں مقدور بھر کوشش کرتا ہوں کہ کھانے میں کم سے کم وقت لگے بلکہ اکثر اوقات تو روٹی کے بجائے چورے کو پانی میں بھگو کر استعمال کرتا ہوں کیونکہ دونوں کے درمیان وقت صرف ہونے کے لحاظ سے کافی فرق ہے، روٹی کھانے اور چبانے میں کافی وقت لگ جاتا ہے جب کہ چورہ کے استعمال سے مطالعہ وغیرہ کے لیے نسبتاً کافی وقت نکل آتا ہے۔"[1]

ابن جوزی علیہ الرحمۃ کی حالت:

علم کے شوق کے حوالے سے مشہور محدث علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کے

---

1 ..... ذیل طبقات حنابلہ، جلد1، صفحہ324۔

حالات پڑھئے اور دیکھئے کہ علم کا شوق دل میں کیسے گھر کر لیتا ہے اور یہ کیفیت ہو جاتی ہے۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

علامہ ابن جوزی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ خود اپنے حالات کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

"مجھے یاد نہیں کہ میں کبھی راستہ میں بچوں کے ساتھ زور سے ہنسا ہوں۔ مجھے یاد ہے کہ میں چھ سال کی عمر میں مکتب میں داخل ہوا، سات سال کی ابھی عمر تھی کہ میں جامع مسجد کے سامنے میدان میں چلا جایا کرتا تھا۔ وہاں کسی مداری یا شعبدہ باز کے حلقہ میں کھڑے ہو کر تماشہ دیکھنے کے بجائے محدث کے درس حدیث میں شریک ہوتا وہ حدیث کی، سیرت کی جو بات کہتے وہ مجھے زبانی یاد ہو جاتی۔ گھر آ کر اس کو لکھ لیتا، دوسرے لڑکے دجلہ کے کنارے کھیلا کرتے تھے اور میں کسی کتاب کے اوراق لے کر کسی طرف نکل جاتا اور الگ تھلگ بیٹھ کر مطالعہ میں مشغول ہو جاتا۔ میں اساتذہ اور شیوخ کے حلقوں میں حاضری دینے میں اس قدر جلدی کرتا کہ دوڑنے کی وجہ سے میری سانس پھولنے لگتی تھی، صبح و شام اس طرح گزرتی کہ کھانے کا کوئی انتظام نہ ہوتا۔"[1]

---

1 ..... لفتة الكبد فی نصیحة الولد، صفحہ81۔

چھ ہزار کتابوں کا مطالعہ:

علامہ ابن جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ مزید فرماتے ہیں: میں اپنا حال عرض کرتا ہوں "میری طبیعت کتابوں کے مطالعہ سے کسی طرح سیر نہیں ہوتی۔ جب کوئی نئی کتاب نظر پڑ جاتی ہے تو ایسا محسوس ہوتا کہ کوئی خزانہ ہاتھ لگ گیا۔ اگر میں کہوں کہ میں نے طالب علمی میں بیس ہزار کتابوں کا مطالعہ کیا ہے تو بہت زیادہ معلوم ہو گا، مجھے ان کتابوں کے مطالعہ سے سلف کے حالات و اخلاق، ان کی عالی ہمتی، قوت حافظہ، ذوقِ عبادت اور علوم نادرہ کا ایسا اندازہ ہوا جو ان کتابوں کے بغیر نہیں ہو سکتا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجھے اپنے زمانے کے لوگوں کی سطح پست معلوم ہونے لگی اور اس وقت کے طلبہ علم کی کم ہمتی منکشف ہو گئی۔ میں نے مدرسہ نظامیہ کے پورے کتب خانہ کا مطالعہ کیا، جس میں چھ ہزار کتابیں ہیں، اسی طرح بغداد کے مشہور کتب خانے کتب الحنفیہ، کتب الحمیدی، کتب عبد الوھاب، کتب ابی محمد وغیرھا جتنے کتب خانے میری دسترس میں تھے سب کا مطالعہ کر ڈالا۔"[1]

علم سونے چاندی سے بہتر ہے:

ابو کثیر نے کہا:

"مِیْرَاثُ الْعِلْمِ خَیْرٌ مِنْ مِیْرَاثِ الذَّھَبِ ،وَالنَّفْسُ الصَّالِحَۃُ خَیْرٌ مِنْ

1 ..... صید الخاطر، جلد3، صفحہ6۔

لُؤْلُؤٍ، وَلَا يُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَةِ الْجِسْمِ "ترجمہ: علم کی میراث سونے چاندی کی میراث سے بہتر ہے اور اچھا دل اچھے موتی سے قیمتی ہے اور علمِ دین آسانی کے ساتھ حاصل نہیں کیا جاسکتا۔[1]

حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا جذبہ حصول علم:

حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کہتے ہیں:

"بَلَغَنِیْ حَدِیْثٌ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم وَلَمْ اَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ: فَابْتَعْتُ بَعِيْرًا وَشَدَدْتُ رِحْلِيْ وَسِرْتُ اِلَيْهِ شَهْرًا حَتّٰى اَتَيْتُ الشَّامَ فَاِذَا هُوَعَبْدُ اللهِ بْنُ اُنَيْسِ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ اَنَّ جَابِرًا عَلَى الْبَابِ فَرَجَعَ اِلَى رَسُوْلِهٖ فَقَالَ جَابِرُبْنُ عَبْدِاللهِ : قُلْتُ نَعَمْ فَدَخَلَ اِلَيْهِ الرَّسُوْلُ فَخَرَجَ اِلَيَّ فَاَعْتَنَقَنِيْ وَاَعْتَنَقْتُهُ فَقُلْتُ: حَدِيْثًا بَلَغَنِيْ اِنَّكَ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم فِي الْمَظَالِمِ لَمْ اَسْمَعْهُ" ترجمہ: مجھے ایک حدیث کے بارے میں پتہ چلا کہ فلاں صحابی نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہے۔ اسی وقت میں نے اونٹ خریدا اس پر زین کسی اور صحابی کی تلاش میں چل پڑا۔ ایک مہینے کی دوڑ دھوپ کے بعد معلوم ہوا کہ وہ صحابی ملک شام میں موجود ہیں اور عبد اللہ بن انیس انصاری ان کا نام تھا۔

---

1 ..... حلیۃ الاولیاء، ج3، ص66۔

میں شام پہنچا اور اس کے دروازے پر اونٹ بٹھا دیا، گھر میں خبر بھیجی کہ جابر آپ کی چوکھٹ پر کھڑا ہے۔ خادم نے لوٹ کر کہا: میرے آقا پوچھتے ہیں کیا آپ جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہیں؟ میں نے کہا ہاں مجھ ہی کو جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں۔ یہ سنتے ہی عبد اللہ بن انیس رَضِیَ اللہُ عَنْہ باہر نکل آئے اور مجھ سے معانقہ کیا، میں نے کہا سنا ہے آپ کے پاس مظالم کے بارے میں ایک ایسی حدیث موجود ہے جو میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نہیں سنی؟[1]

حضرت ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا جذبہ حصول علم:

ابو سعید اعمیٰ سے روایت ہے کہ:

"رَحَّلَ اَبُوْ اَیُّوْبَ اِلٰی عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ فَاَتٰی عُقْبَۃَ فَقَالَ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَمْ یَبْقَ اَحَدٌ سَمِعَہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُوْلُ مَنْ سَتَرَ عَلٰی مُؤْمِنٍ فِی الدُّنْیَا سَتَرَہُ اللہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ" "فَاَتٰی رَاحِلَتَہُ فَرَکِبَ وَرَجَعَ" ترجمہ: حضرت ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے مدینے سے مصر کا سفر محض اس لئے اختیار کیا کہ حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے ایک حدیث سنیں چنانچہ یہ وہاں پہنچے اور حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے استقبال کیا تو فرمانے لگے میں ایک

1 ..... الاحاد والمثانی، باب یحشر اللہ عزوجل الناس، حدیث1976۔

حدیث کے لیے آیا ہوں، جس کے سننے میں اب تمہارے سوا کوئی باقی نہیں۔ عقبہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا "جس کسی نے مومن کی ایک برائی ڈھکی، قیامت کے دن خدا اس کی پردہ پوشی کرے گا" حضرت ابو ایوب انصاری یہ حدیث سنتے ہی اپنے اونٹ کیطرف بڑھے وہ سفر کے لیے تیار تھے، ایک لمحہ ٹھہرے بغیر مدینے واپس چلے گئے۔ [1]

سعید بن مسیب رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا جذبہ حصول علم:

حضرت سعید بن مسیب رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کہتے ہیں:

"اِنِّیۡ کُنۡتُ لَاَسِیۡرُ اللَّیَالِیۡ وَالۡاَیَّامِ فِیۡ طَلَبِ الۡحَدِیۡثِ الۡوَاحِدِ" ترجمہ: میں ایک ایک حدیث کے لیے کئی کئی دن اور کئی کئی راتیں سفر کیا کرتا۔ [2]

شعبی کا بیان ہے:

"مَا عَلِمۡتُ اَنَّ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ کَانَ اَطۡلَبُ لِلۡعِلۡمِ فِیۡ اُفُقٍ مِّنَ الۡآفَاقِ مِنۡ مَسۡرُوۡقٍ" ترجمہ: میں نے مسروق سے بڑھ کر کسی کو علم کے لیے سفر کرنے والا نہیں سنا۔ [3]

---

1 ..... مسند امام احمد، حدیث 16750۔

2 ..... المدخل، حدیث 304۔

3 ..... مصنف ابن ابی شیبہ، ج5، ص285۔

علم کب تک حاصل کرنا چاہیے؟

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے سوال کیا گیا: ''اِلٰی مَتٰی یَحْسُنُ التَّعَلُّمَ؟'' علم کب تک حاصل کرنا چاہیے؟ فرمایا: ''مَاحَسُنَتِ الْحَیَاۃُ'' جب تک زندگی ہے۔[1] یہ حقیقت ہے کہ علم کی کوئی انتہا نہیں۔ علوم دینیہ کے اس قدر شعبے ہیں اور آگے اس کی مزید اس قدر قسمیں ہیں کہ آدمی اگر پوری زندگی صرف علم کی ایک قسم کا مطالعہ کرنے اور اس میں تحقیق کرنے میں گزار دے تب بھی وہ اس علم کی انتہا تک نہیں پہنچ سکتا۔ لہٰذا جب تک زندگی باقی ہے تب تک علم کے ساتھ تعلق رکھنا چاہیے۔

جہالت عیب ہے:

منصور بن مہدی نے مامون رشید سے سوال کیا: ''اَیَحْسُنُ بِالشَّیْخِ اَنْ یَتَعَلَّمَ'' بوڑھوں کو بھی علم حاصل کرنا چاہیے؟ مامون نے جواب دیا: ''اِنْ کَانَ الْجَھْلُ یُعِیْبُہٗ فَالتَّعَلُّمُ یَحْسُنُ بِہٖ'' اگر جہل بوڑھوں کے حق میں بھی معیوب ہے تو ضرور علم حاصل کرنا چاہیے۔[2]

عالم وجاہل:

چونکہ علم بار بار دہراتے رہنے اور مسلسل حاصل کرتے رہنے سے بڑھتا رہتا

---

1 ..... جامع بیان العلم، ج1، ص192۔

2 ..... جامع بیان العلم، ج1، ص192۔

ہے اور ترک کر دینے سے بھول جاتا ہے اور آہستہ آہستہ ختم ہو تا جاتا ہے اس لئے بزرگوں نے فرمایا کہ آدمی تب تک عالم ہے جب تک وہ علم سیکھنے میں مشغول ہے۔

چنانچہ ابن ابی غسان کا مقولہ:

"لَا تَزَالُ عَالِمًا مَا كُنْتَ مُتَعَلِّمًا فَإِذَا اسْتَغْنَيْتَ كُنْتَ جَاهِلًا" ترجمہ: آدمی اسی وقت تک عالم ہے جب تک طالبِ علم ہے اور اس وقت سے جاہل ہے جب طالبِ علمی کو خیر باد کہہ دے۔[1]

حصولِ علم کا جذبہ:

علمِ دین حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ آدمی اپنی مالی و دینی حیثیت کو فراموش کر کے اپنے آپ کو مٹا کر علم حاصل کرنے جائے۔ اگر کوئی یہ سمجھے کہ میری آؤ بھگت بھی ہو، مجھے پڑھانے والے میرے پاس چل کر آئیں اور میں جب چاہوں جتنا چاہوں پڑھوں اور بجائے اس کے کہ میں استاد کے پیچھے چلوں استاد میرے پیچھے چل رہا ہو، تو ایسا شخص کبھی علم حاصل نہیں کر سکتا اور نہ ہی کبھی اس کو علم میں پختگی حاصل ہو سکتی ہے۔

چنانچہ نبی کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا کے بیٹے حضرت ابن

---

1 ..... عیون الاخبار، ج2، ص134۔

عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ اپنی صاحبزادگی اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قریبی نسبت و تعلق کے باوجود علم سیکھنے کیلئے خود صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے پاس جاتے، چنانچہ فرماتے ہیں:

”وَجَدْتُ عَامَّةَ عِلْمِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عِنْدَ ھٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْاَنْصَارِ اِنْ کُنْتُ لَاَقِیْلُ بِبَابِ اَحَدِھِمْ، وَلَوْشِئْتُ اُذِنَ لِیْ، وَلٰکِنْ اَبْغِيْ بِذٰلِكَ طِیْبَ نَفْسِہٖ“ ترجمہ: اصحاب رسول اللہ میں قوم انصار کے پاس مجھے زیادہ تر علم ملا میں کسی انصاری کے دروازے پر دوپہر کی گرمی میں پڑا رہتا تھا، حالانکہ اگر میں چاہتا تو وہ ملاقات کے لئے فوراً نکل آتا، مگر مجھے اس کے آرام اور خوش دلی کا خیال رہتا تھا۔"[1]

اساتذہ کے آداب میں سے یہ ایک اہم ادب ہے کہ پڑھنے پڑھانے کا معاملہ استاد کی صوابدید اور خوشی پر چھوڑ دیا جائے اور اگر کسی وقت استاد پڑھانے کے موڈ میں نہ ہو تو اس کو اس پر مجبور نہ کیا جائے۔

چنانچہ ایک مشہور محدث سے مروی ہے کہ:

”عُمَرُ ابْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِیَاْتِیْ عُبَیْدَ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ یَسْئَلُہُ عَنْ عِلْمِ عَبَّاسٍ فَرُبَّمَا اُذِنَ لَہُ وَ رُبَّمَا حَجَبَہُ“ **ترجمہ:** حضرت عمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللہُ عَنْہ،

---

1 ..... عیون الاخبار، ج2، ص134۔

حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا علم حاصل کرنے کے لئے ان کے صاحبزادے حضرت عبید اللہ کے پاس جایا کرتے تھے وہ کبھی آنے دیتے اور کبھی لوٹا دیتے۔[1]

علم میں تکالیف:

علم کی راہ میں تکلیفیں برداشت کرنا ہمارے بزرگانِ دین کا معمول ہے۔ اس راہ میں سفر کی دشواریاں، زادِ راہ کی کمی، اسباب و وسائل کی تنگی اور فقر و فاقہ تک کی نوبت بھی آتی ہے اور ہمارے بزرگانِ دین انہی مشقتوں کو سہتے ہوئے علم کے حصول میں کامیاب ہوئے۔

امام مالک کا قول ہے: "اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَلَنْ یَنَالَ حَتّٰی یُذَاقُ فِیْہِ طُعْمُ الْفَقْرِ"
ترجمہ: یہ علم حاصل نہیں ہو سکتا، جب تک اس کی راہ میں فقر و فاقہ کی لذت نہ چکھی جائے۔[2]

علم کیسے آتا ہے؟

محنت کے بغیر کسی چیز کا حاصل ہونا تو دنیا میں عموماً ویسے بھی نہیں ہوتا اور جہاں تک علم کا تعلق ہے اس میں تو محنت اور حصول علم کے لیے کوشش کرنا تو نہایت ہی ضروری ہے۔ آج کل بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ حصولِ علم کے لیے

---

1 ..... جامع بیان العلم، ج1، ص194۔

2 ..... جامع بیان العلم، ج1، ص194۔

کوشش تو بالکل نہیں کرتے اور اسی امید میں لگے رہتے ہیں کہ بیٹھے بٹھائے کہیں سے علم آجائے۔ ایسا علم تو علم لدنی ہی ہوتا ہے اور علم لدنی تو خاص عطیہ الٰہیہ ہے جو اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے جبکہ حصول علم کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو ظاہری سبب رکھا ہے وہ کوشش و محنت کرنا ہے۔ اس کو چھوڑ کر صرف علم لدنی کی دعائیں کرتے رہنا ہرگز ہرگز معقول نہیں بلکہ علم لدنی کا حصول چونکہ ایک قسم کی کرامت ہے اس لئے عام آدمی کے لیے اس کی دعا کرنا بھی جائز نہیں لہذا درست راستہ یہی ہے کہ آدمی حصولِ علم کے لیے کوشش کرے۔

چنانچہ حضرت ابو الدرداء رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا:

"اِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ وَالْحِلْمُ بِالتَّحَلُّمِ، وَمَنْ یَتَحَرَّ الْخَیْرَ یُعْطِہُ، وَمَنْ یَتَوَقَّ الشَّرَّ یُوْقِہُ "ترجمہ: علم سیکھنے سے آتا ہے، عقل کوشش سے پیدا ہوتی ہے جو کوئی کسی چیز کے لیے سرگرم ہوتا ہے وہ اسے پالیتا ہے اور جو کوئی کسی شر سے بھاگتا ہے وہ اس سے بچ جاتا ہے۔[1]

علم سیکھنے سے ہی آتا ہے:

حضرت معاویہ بن ابو سفیان رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے انہوں نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ میں نے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا:

---

1 ..... المدخل، باب انما العلم بالتعلم، حدیث289۔

"يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ، وَالْفِقْهُ بِالتَّفَقُّهِ" ترجمہ: اے لوگو! بے شک علم سیکھنے کے ساتھ ہی آتا ہے اور فقہ سمجھنے کے ساتھ ہی حاصل ہوتی ہے۔[1]

علم کے لیے تکلیف اٹھانا:

حرملہ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو یہ فرماتے سنا:

"لَا يَطْلُبُ هٰذَا الْعِلْمَ اَحَدٌ بِالْمَالِ وَعِزِّ النَّفْسِ، فَيُفْلِحُ، وَلٰكِنْ مَنْ طَلَبَهُ بِذِلَّةِ النَّفْسِ وَضِيْقِ الْعَيْشِ وَحُرْمَةِ الْعِلْمِ اَفْلَحَ" ترجمہ: کوئی شخص اس علم کو بادشاہت یا عزتِ نفس کے ساتھ حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا بلکہ جس نے اپنے نفس کو ذلیل کر کے اور عیش و آرام میں کمی کر کے اور علماء کی خدمت کر کے اس علم کو حاصل کرنے کی کوشش کی تو وہی کامیاب ہوا۔[2]

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرمایا کرتے تھے:

"اِنَّ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، وَاِنِّيْ كُنْتُ اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم بِشِبَعِ بَطْنِيْ حِيْنَ لَا آكُلُ الْخَمِيْرَ، وَلَا اَلْبَسُ الْحَبِيْرَ" ترجمہ: لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بہت زیادہ حدیثیں بیان کرنے والے ہیں

---

1 ..... الفقیہ والمتفقہ، ج1، ص5۔

2 ..... الفقیہ والمتفقہ، ج2، ص93۔

(یعنی لوگ یہ بات بطور اعتراض کے کہتے تھے حالانکہ میری حالت یہ تھی کہ) میں نے رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بارگاہ کو لازم پکڑ لیا تھا اور اپنے پیٹ کی تسکین کے لیے اپنے سینے کو یا اپنے پیٹ کو پتھر سے چمٹا لیا کرتا تھا اس وقت میں خمیری روٹی نہیں کھاتا تھا اور نہ ہی عمدہ لباس پہنتا تھا۔[1]

یحییٰ بن ابو کثیر فرماتے ہیں کہ:

"لَا يُسْتَطَاعُ طَلَبُ الْعِلْمِ بِرَاحَةِ الْجِسْمِ" **ترجمہ:** بدن کی راحتوں اور آسائشوں کا خیال رکھتے ہوئے علم کی طلب ممکن نہیں۔[2]

علم کے لیے محنت کی ضرورت کا انکار کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ حصولِ علم کے لیے محنت کے بارے میں ماضی قریب کے عظیم محدث، اہلسنت کے پیشوا، محدثِ اعظم پاکستان، سیدی، مولانا محمد سردار احمد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه کے چند واقعات آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ حافظ عطاء الرحمٰن زید مجدہ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کے علمی ذوق اور محنت و مشقت کے بارے میں تحریر کرتے ہیں۔

شبِ بیداری اور مطالعہ:

(محدثِ اعظم رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کی طالبِ علمی کا زمانہ تھا اور یہ) وہ دور تھا کہ نہ (آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کے مدرسہ) جامعہ رضویہ مظہرِ اسلام میں بجلی تھی اور نہ ابھی محلہ سوداگران

---

1 ..... الفقیہ والمتفقہ، ج2، ص93۔

2 ..... المدخل، باب میراث العلم، حدیث303۔

بریلی میں بجلی آئی تھی۔ اور طلبہ تو رات کو سو جاتے لیکن حضرت محدثِ اعظم پاکستان رات کو بارہ، ایک بجے تک میونسپلٹی کمیٹی کے لیمپ کے نیچے کھڑے ہو کر اپنا سبق یاد فرمایا کرتے تھے۔ حضرت حجۃ الاسلام (مولانا حامد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ) کو معلوم ہوا تو اس وقت کے مہتمم صاحب کو مولانا سردار احمد کے کمرے میں لیمپ کا انتظام کرنے کا حکم دیا۔

صرف و نحو کی ابتدائی کتب آپ نے مولانا محمد حسین اور حضرت حجۃ الاسلام سے پڑھیں جبکہ منیۃ المصلی، قدوری، کنزل ادقائق اور شرح جامی تک کتابیں مفتی اعظم (مولانا مصطفیٰ رضا خان عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ) سے پڑھیں۔

جب دیکھا، پڑھتے دیکھا:

حضرت مفتی اعظم فرماتے ہیں: میں جب ان (حضرت شیخ الحدیث) کو دیکھا، پڑھتے دیکھا۔ مدرسہ میں قیام گاہ پر حتیٰ کہ جب مسجد میں آتے تو بھی کتاب ہاتھ میں ہوتی۔ اگر جماعت میں تاخیر ہوتی تو بجائے دیگر اذکار و اوراد کے مطالعہ میں مصروف ہو جاتے۔ انکے اس والہانہ ذوقِ تحصیل علم سے میں بہت متاثر ہوا۔ میرے دوسرے پنجابی طالبِ علم مولوی نذیر احمد سلمہ پڑھتے تھے۔ ان سے دریافت کرنے پر انہوں نے ان کی ساری سرگزشت سنائی۔ پھر ان کے ذریعے وہ میرے پاس آنے جانے لگے ان کے باصرار درخواست کرنے اور مولوی نذیر احمد

کی سفارش پر میں نے انہیں منیہ، قدوری، کنز اور شرح جامی تک پڑھایا۔[1]

شب بھر مطالعہ:

راتوں کو جاگ کر پڑھنے کی عادت تو بریلی ہی میں حضرت شیخ الحدیث (مولانا سردار احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ) نے پختہ کر لی تھی۔ اجمیر شریف میں نہ صرف یہ عادتِ مبارکہ قائم رہی بلکہ اس میں کچھ اضافہ ہو گیا۔ چنانچہ مولانا معین الدین شافعی کا بیان ہے کہ "جب آپ اجمیر شریف تعلیم حاصل کرتے تھے تو اس دوران آپ کی محنت کا یہ عالم تھا کہ نمازِ عشاء کے بعد آپ سامنے کتاب رکھ کر بیٹھ جاتے اور مطالعہ کرتے ہوئے بسا اوقات فجر کی اذان ہو جاتی۔ اس محنت و لگن کو دیکھ کر حضرت فقیہ اعظم صدر الشریعہ مولانا امجد علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے طباخ (لانگری) کو حکم فرما دیا تھا کہ "سردار احمد کو نمازِ مغرب سے پہلے کھانا کھلا دیا کرو تا کہ اس کے مطالعہ میں حرج نہ ہو۔"

اطباء کی ممانعت کے باوجود پابندی مطالعہ:

مطالعہ کتب کا کچھ ایسا ذوق تھا کہ کسی قیمت پر اس معمول میں ناغہ گوارا نہ تھا۔ ایک مرتبہ اجمیر مقدس میں آپ کے سر پر چوٹ آئی۔ ڈاکٹروں نے مکمل آرام کا مشورہ دیا اور کتب بینی کی سختی سے ممانعت کر دی۔ اس کے باوجود تکلیف کی پرواہ کئے بغیر مطالعہ میں مصروف رہے اور اسباق کا ناغہ نہ کیا۔

---

1 .....حیات محدث اعظم، ص34۔

اپنی مطالعہ کی عادت کی جانب اشارہ کرتے ہوئے خود حضرت محدثِ اعظم پاکستان فرماتے تھے کہ "میں جب فقہ کی (مختصر) کتاب "مُنْیَۃُ الْمُصَلِّیْ" پڑھا کرتا تھا تو ساتھ (فقہ کی تیرہ جلدوں پر مشتمل ضخیم کتاب) فتاویٰ شامی کا بھی مطالعہ کیا کرتا تھا۔ [1]

دلچسپ رفیق اور بے ضرر ساتھی:

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پڑپوتے، عبداللہ بن عبد العزیز نے سب سے ملنا جلنا موقوف کر دیا تھا اور قبرستان میں رہنے لگے تھے۔ ہمیشہ ہاتھ میں کتاب دیکھی جاتی تھی۔ ایک مرتبہ اس بارے میں سوال کیا گیا تو کہنے لگے: میں نے قبر سے زیادہ واعظ، کتاب سے زیادہ دلچسپ رفیق اور تنہائی سے زیادہ بے ضرر ساتھی کوئی نہیں دیکھا۔ [2]

علم سے محبت:

حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرمایا کرتے تھے:

لَقَدْ غَبَرَتْ لِیْ اَرْبَعُوْنَ عَامًا مَا قُمْتُ وَلَا نُمْتُ اِلَّا وَالْکِتَابُ عَلٰی صَدْرِیْ

ترجمہ: مجھ پر چالیس سال اس حال میں گزرے ہیں کہ سوتے جاگتے کتاب میرے سینے پر رہتی تھی۔ امام بخاری سے پوچھا گیا: حفظ (یعنی حافظے) کی دوا

---

1 ..... حیات محدث اعظم، ص36۔

2 ..... مروج الذھب، جلد2، صفحہ 42۔

کیا ہے فرمایا: ”اِدْمَانُ النَّظَرِفِيْ الْكُتُبِ“یعنی کتاب بینی۔[1]

علم کب تک حاصل کرتے رہیں؟

حضرت عبد اللہ بن مبارک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے پوچھا گیا:

”اِلٰی مَتٰی تَطْلُبُ الْعِلْمَ قَالَ: حَتّٰی الْمَمَاتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَقِيْلَ لَهُ مَرَّةً اُخْرٰی مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ: لَعَلَّ الْكَلِمَةُ الَّتِيْ تَنْفَعُنِيْ لَمْ اَسْمَعُهَا بَعْدُ“ ترجمہ: آپ کب تک علم حاصل کرتے رہیں گے؟ جواب دیا: موت تک ان شاء اللہ۔ ایک اور موقع پر اس طرح جواب دیا: شاید وہ کلمہ اب تک میں نہ سنا ہو، جو میرے کام آئے۔[2]

ماخذ و مراجع

نام	مصنف	مطبوعہ
مسند امام احمد	ابوعبد اللہ احمد بن حنبل (241ھ)	مؤسسۃ الرسالہ
مصنف ابن ابی شیبہ	ابو بکر بن ابی شیبہ (235ھ)	مکتبۃ الرشد
المدخل	محمد بن محمد فاسی المالکی (737ھ)	دار التراث
الحث علی طلب العلم	حسن بن عبد اللہ عسکری (395ھ)	المکتب الاسلامی
تذکرۃ الحفاظ	محمد بن احمد ذہبی (748ھ)	دار الکتب العلمیہ
ذیل طبقات حنابلہ	عبد الرحمن بن احمد بغدادی (795ھ)	مکتبۃ العبیکان

1 .... جامع بیان العلم، ج1، ص391۔

2 .... تہذیب التہذیب، ج5، ص384۔

معجم الادباء	یاقوت بن عبد اللہ حموی(626ھ)	دار الغرب الاسلامی
الجواہر المضیئۃ	عبد القادر بن محمد حنفی(775ھ)	میر محمد کتب خانہ
توالی التاسیس	ابن حجر عسقلانی(582ھ)	دار ابن حزم
کنوز الاجداد	محمد کرد علی	دار اضواء السلف
لفتۃ الکبد فی نصیحۃ الولد	عبد الرحمن بن علی جوزی(597ھ)	دار القلم
صید الخاطر	عبد الرحمن بن علی جوزی(597ھ)	دار القلم
حلیۃ الاولیاء	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ(430ھ)	دار الفکر
الاحاد والمثانی	ابو بکر بن ابو عاصم شیبانی(287ھ)	دار الرایہ
جامع بیان العلم	یوسف بن عبد اللہ قرطبی(463ھ)	دار ابن جوزی
عیون الاخبار	ابو محمد عبد اللہ بن مسلم(276ھ)	دار الکتب العلمیہ
الفقیہ والمتفقہ	ابو بکر احمد بن علی بغدادی(463ھ)	دار ابن جوزی
مروج الذہب	علی بن حسین مسعودی(346ھ)	دار الہجرہ
تہذیب التہذیب	احمد بن علی عسقلانی(852ھ)	دار المعارف النظامیہ
حیات محدث اعظم	حافظ عطاء الرحمن قادری	رضا فاؤنڈیشن لاہور

اہم نکات

نمبر	نکتہ	صفحہ نمبر